تھوڑی عمر، بڑی کمائی

عامر شہزاد

سید محمد ذوالکفل بخاری جو آج ہم میں نہیں ہیں اور جنت المعلی میں آرام فرما ہیں۔ ایک صالح مسلمان بھائی اور خانوادۂ امیرِ شریعت کے فردِ فرید ہونے کی نسبت سے اُن سے دلی محبت تھی۔ مجلس احرار اسلام سے میرے تعلق کو تقریباً گیارہ سال ہونے کو ہیں۔ اکابرِ احرار اور احبابِ احرار میں اُٹھنے بیٹھنے سے اچھی تحریریں پڑھنے کا ذوق پیدا ہوا۔ جن احباب کی زندگیوں نے مجھے متاثر کیا، سید محمد ذوالکفل بخاریؒ اُن میں سے ایک تھے۔ وہ ایک نفیس طبع، منکسر المزاج، وسیع المطالعہ اور اعلیٰ نثر نگار تھے۔

میں قریباً سات آٹھ سال سے سعودی عرب میں بغرض ملازمت مقیم ہوں اور سید ذوالکفل شاہ جیؒ بھی کئی سالوں سے مملکت میں انگریزی کے استاد کی حیثیت سے یہاں قیام پذیر تھے۔ پہلے وہ تبوک کے قصبے املج کے ایک سکول میں استاد تھے۔ پھر اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں انگریزی کے استاد ہوگئے۔ وہ کافی عرصے سے اس کوشش میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ میں سکونت کا شرف عطا فرمادیں۔ مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ اب ان سے مکہ مکرمہ میں ملاقات کا شرف مل جایا کرے گا۔ میرا اکثر ان سے فون پر رابطہ رہتا۔ مطالعے میں آنے والی کتابوں پر اکثر تبصرے ہوتے۔ جماعت کی تاریخ اور خاص کر مسجد احرار چناب نگر کی تاریخ کے بارے میں بات چیت ہوتی کہ اس مسجد کی تاریخ نئے سرے سے آج کے لوگوں کے سامنے تفصیل کے ساتھ ایک اچھی کتاب کی شکل میں آنی چاہیے۔ شاہ جی میری اس بات پر بہت خوش ہوتے۔ میں ان سے عرض کرتا کہ میرے پاس نہ وہ قلم ہے کہ میں اس تاریخ کو مرتب کرسکوں اور نہ میں نے وہ دور دیکھا ہے۔ یہ کام آپ جیسے بزرگ ہی کرسکتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی صلاحیت دی ہے۔ سید ذوالکفل شاہ جیؒ، حضرت شیخ سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے داماد بھی تھے۔ اور میرا اصلاحی وروحانی تعلق حضرت شیخ سے ہے۔ اِس لیے اُن کے ساتھ قرابت داری اور کچھ بے تکلفی بھی تھی اور کبھی کبھی مزاح وغیرہ بھی کرتے تھے۔ ردِقادیانیت میرا خاص موضوع ہے۔ اِس عنوان کی کتب کا مطالعہ اور مرزائی و قادیانی انٹرنیٹ کی دنیا میں کیا کام کر رہے ہیں ان پر نظر رکھنا میرا شوق ہے۔

انتقال سے ایک دن قبل میرا فون پر رابطہ ہوا۔ اچھی گپ شپ ہوئی۔ مجھے کہنے لگے کہ رات کو میرے ہاں حج پر آئے ہوئے لاہور کے خاص دو دوست ملک محمد یوسف صاحب اور ڈاکٹر شاہد کاشمیری صاحب دعوت پر موجود تھے۔ لمبی گفتگو ہوئی اور تمہارے بارے میں بھی کافی معلومات ملی ہیں یعنی احقر کے بارے میں۔ میں حیران ہوگیا کہ کیا معلومات ملی ہیں ذرا مجھے بھی

بتائیے۔فرمانے لگے انٹرنیٹ پر کام کا شوق رکھتے ہو، مرزائی ویب سائیٹس کے بارے میں تمھیں کافی معلومات ہیں۔ میں نے کہا بس تھوڑی بہت معلومات ہیں۔ کہنے لگے یہ کہاں سے حاصل کیں۔ میں نے کہا کچھ خود تلاش کیں، کچھ شیخ راحیل احمد صاحب (مرحوم)، سابق قادیانی، سے کافی معلومات ملی ہیں۔ ان سے تقریباً ہر روز شام کو نیٹ پر آن لائن ہوکر دو تین گھنٹے معلومات لیتا رہتا تھا۔تقریباً ستر اَسی کے قریب قادیانی و لاہوری مرزائیوں کی سائیٹس ہیں جو مختلف زبانوں میں کام کر رہی ہیں۔فرمانے لگے میں جلدی نیٹ کنکشن لے لوں تو آپ نے اِن تمام کا لنک مجھے بھیجنا ہوگا۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ میں تو ہر لمحہ اس کام کے لیے تیار رہتا ہوں۔

پر کسے معلوم تھا کہ ایک روز بعد وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوجائیں گے۔جس دن میری ان سے فون پر بات چیت ہوئی، اس سے اگلے دن صبح سویرے پاکستان سے میرے محترم بزرگ عبداللطیف خالد چیمہ صاحب کا فون آیا۔سلام دعا کے بعد یہ خبر ملی کہ سید ذوالکفل بخاریؒ کا مکہ مکرمہ میں ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں یہ خبر سنتے ہی سکتے میں آ گیا اور اس خبر کی تصدیق چاہنے کے لیے ملک محمد یوسف صاحب اور ڈاکٹر شاہد کاشمیری صاحب کو فون کیا تو انھوں نے اس خبر کی تصدیق کر دی اور میری آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہوگئے۔ جب میں نے ملک محمد یوسف صاحب کو فون کیا تو وہ اور ڈاکٹر شاہد صاحب جنت المعلیٰ میں حضرت شاہ جی کو قبر میں اتار رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ جی کی حسبِ منشا اُنھیں جگہ بھی مکہ مکرمہ میں عطا فرمائی۔ان کی یہ وصیت تھی کہ اگر یہاں موت آ گئی تو مجھے پاکستان نہ لے جایا جائے بلکہ یہیں مکہ مکرمہ میں یا مدینہ منورہ میں دفن کر دیا جائے۔ اِس قبرستان کی فضیلت ہر مسلمان جانتا ہے۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہوئی کہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کے قریب انھیں جگہ ملی۔ یہ ان کا نصیب ہے۔ بہت چھوٹی زندگی میں بہت بڑی کمائی انھوں نے کی۔اُن کی زندگی قابلِ رشک تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔آمین۔

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اِس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے